بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کا حق قانون ۲۰۰۹ء مع ترمیم اور سپریم کورٹ فیصلہ

نثاراحمد تمبولی، دھولیہ۔

7620048731

آئین ہند میں مورخہ ۱۲ ردسمبر ۲۰۰۲ء کو آرٹیکل 21A، جو کہ ایک آئینی بنیادی حق ہے، کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت حکومت پر ۶ سے ۱۴ سال کے بچوں کیلئے مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنے کے تعلق سے قانون نافذ کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں بھی ویسا ہی ہوا حکومت ہند نے متذکرہ آرٹیکل پر مبنی **بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کا حق قانون ۲۰۰۹ء** میں نافذ کیا۔ فاضل سپریم کورٹ نے ۱۲ راپریل ۲۰۱۲ء کے فیصلہ کے تحت اس قانون میں چند ترمیمات کر کے اس قانون کو آئینی قرار دیا ہے۔ آیئے، اب متذکرہ قانون کے تعلق سے تفصیلی معلومات کا جائزہ لیتے ہیں۔ جہاں تک اقلیتی اداروں کا تعلق ہے، آئین ہند کے آرٹیکل ۲۹ اور ۳۰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے متذکرہ قانون کے نفاذ کا ذکر ہے۔ یعنی آرٹیکل ۲۹ یا ۳۰ میں درج مدوں میں خلل اندازی نہ ہوتے ہوئے ہی اس قانون کا اطلاق اقلیتی اداروں پر ہوگا۔ مدرسہ اور ویدک پاٹھشالہ اور ایسے مذہبی مدارس، جہاں پر پرائمری تعلیم کا بھی انتظام ہے ان اداروں کو متذکرہ قانون سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

سختی کی تعلیم یعنی پرائمری اسکول میں بچوں کا داخلہ اور ان بچوں کی تعلیم جماعت ہشتم (آٹھویں) تک مکمل ہونا اور ساتھ ہی معیار تعلیم کا اعلیٰ ہونا بھی، اس مد میں شامل ہے۔ معیاری تعلیم کی برآوری کیلئے اساتذہ کو وقت موقع سے ٹریننگ کی سہولت فراہم کیا جانا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ حکومت کے علاوہ اب والدین یا سرپرست پر بھی فرض ہیکہ وہ اپنے بچوں کو قریبی اسکول میں داخلہ دلوائیں۔ ۳ سال عمر والے بچوں کو پرائمری تعلیم کیلئے تیار کرنے کے مقصد کیلئے نیز عمر اطفال کے تعلق سے دیکھ بھال کیلئے جب تک وہ ۶ سال کے نہیں ہو جاتے، تب تک ریاستی حکومت یا لوکل سیلف گورنمینٹ، ان بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرنے کیلئے انتظام کر سکتی ہے۔ تمام تر منظور شدہ اسکول پر لازمی ہیکہ وہ مفت اور لازمی تعلیم کی سہولت مہیا کرے۔ اگر کوئی اسکول نان گرانٹ ہے تو ایسے اسکول کو فی طالبعلم مخصوص خرچ کے حساب سے تمام تر بچوں پر ہونے والے اخراجات کی رقم منسلک حکومت سے لوٹا دی جائیگی۔

پرائمری تعلیم کے دوران کسی بھی بچے کو کسی بھی کلاس میں ناپاس نہیں کیا جائیگا یا اسکول سے نکالا نہیں جائیگا، اسے جسمانی یا ذہنی طور سے سزا یا اذیت نہیں پہنچائی جائیگی۔ اسکول میں داخلہ کے وقت، بچوں کی ذہنی آزمائش کے تعلق سے سخت ممانعت کی گئی ہے۔ اس ممانعت کی خلاف ورزی کرنے پر منسلک اسکول پر ۲۵ ہزار روپۓ تک اور بعدازیں ہر غلطی پر ۵۰ ہزار روپۓ جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ پری پرائمری یا پرائمری اسکول میں ڈونیشن کا جو بوجھ والدین یا سرپرستوں پر پڑ رہا تھا اسے ختم کرنے کیلئے شیڈولڈ فیس کے علاوہ کسی بھی قسم کا چندہ، کسی بھی شکل میں لینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس جرم کی پاداش میں وصول شدہ چندہ کی دس پٹ رقم، بطور جرمانہ منسلک اسکول کو ادا کرنی ہوگی۔ ابتدائی تعلیم کے کسی بھی مرحلہ میں داخلہ کیلئے برتھ سرٹیفکیٹ یا دیگر دستاویز پر داخلہ دیا جائیگا۔ لیکن برتھ سرٹیفکیٹ کی غیر موجودگی میں محض اس کی بناء پر کسی بھی بچے کو اسکول میں داخلہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ متذکرہ قانون کے دائرہ میں آنے والی تمام تر اسکول میں جماعت اول یا اگر اس اسکول میں طلبہ کا داخلہ پری پرائمری سطح سے ہوتا ہے تو، اسی سطح پر ۲۵ فیصد بچے محروم گروپ سے تعلق رکھنے والے والدین یا سرپرست کے بچوں کو داخلہ دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ محروم گروپ میں جسمانی طور سے معذور بچے، پسماندہ اور دیگر پسماندہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے بچے نیز مذہبی بنیاد پر اقلیت سے تعلق رکھنے والے طبقہ کے بچوں کو شمار کیا گیا ہے۔

متذکرہ قانون کے نفاذ سے پہلے منظور شدہ پرائیویٹ اسکول کو منسلک اتھارٹی سے اسکول منظوری کے تعلق سے ایک حلف نامہ دیکر سرٹیفکیٹ لینا ہوگا تا کہ اس قانون کے نفاذ سے پہلے منظور شدہ اسکول اگر اس قانون میں درج منظوری کی شرائط پوری نہ بھی کرتی ہو تو اسے ۳ سال کا موقع دیا گیا ہے، ان ۳ سالوں میں تمام تر مدارس قانون میں درج شرائط کو مکمل کرلیں۔ وگرنہ، اسکول کی منظوری نکال لئے جانے کا ذکر ہے۔ منظوری نکال لئے جانے کے بعد کوئی بھی اسکول آگے شروع نہیں رکھی جائیگی یا کوئی بھی غیر منظور شدہ اسکول چلائی نہیں جاسکتی ہے۔ اس امر کی خلاف ورزی کی پاداش میں مدرسہ ھذا کے ادارہ پر ایک لاکھ روپۓ تک جرمانہ اور مزید خلاف ورزی کرتے رہنے پر روزآنہ ۱۰ ہزار روپۓ کے حساب سے جرمانہ عائد کئے جانے کا ذکر ہے۔ یہ بات قابل غور ہیکہ اگر قانون میں دیئے گئے شیڈولڈ کی شرائط میں کسی قسم کی ترمیم لانا ہو تو حکومت کو اختیار ہیکہ وہ اسطرح کی ترمیم لاسکتی ہے۔ لہٰذا اس قانون کے شیڈولڈ میں کوئی بھی شرط اگر ہمیں گراں گزرتی ہے تو ہم حکومت پر دباؤ ڈال کر اس شیڈولڈ میں ترمیم کرواسکتے ہیں۔

ہر اسکول میں ایک اسکول مینجمینٹ کمیٹی (SMC) ہوگی، جس میں کم از کم تین چوتھائی ممبران، سرپرست یا والدین کے گروپ سے لئے جائینگے۔ ان تین چوتھائی ممبران میں کم آمدنی والے والدین یا سرپرست، ۲۵ فیصد عورتوں اور محروم گروپ کے والدین یا سرپرست کو نمائندگی دی جائیگی۔ یہ اسکول مینجمینٹ کمیٹی (SMC)، اسکول کے کام کاج جسمیں حاصل شدہ گرانٹ کا بھی شمار ہوگا ان تمام مدوں کے تعلق سے بحیثیت نگراں کام کریگی۔ لیکن اقلیتی اداروں کے زیر اہتمام چلائے جانے والی اسکول کے تعلق سے اسکول مینجمینٹ کمیٹی کا کردار صرف مشاورتی طرز کا ہوگا نہ کہ بطور نگراں۔

اساتذہ کے تعلق سے اس قانون میں اس بات کا ذکر ہیکہ تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ بچوں کی تعلیم کے تعلق سے سرپرست حضرات کی وقت موقع سے یا حکومت کی طرف سے دیئے گئے پروگرام کے تحت میٹنگ کا اہتمام کرنا ہوگا۔یعنی اب شکشک ، پالک میٹنگ کیلئے ہیڈ ماسٹر کے علاوہ اساتذہ بھی ذمہ دار ہونگے ۔اگر کوئی مدرس اپنی مندرجہ بالا ذمہ داری پوری نہیں کرتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کاروائی کا ذکر ہے۔ پرائیویٹ ٹیوشن کے تعلق سے سخت تاکید کی گئی ہیکہ کوئی بھی مدرس پرائیویٹ ٹیوشن میں بالراست یا براہ راست حصہ نہیں لے سکتا ہے۔اس قانون کے اطلاق کے ۳ سال کے اندر ۱۰ فیصد سے زیادہ اساتذہ کی جگہ خالی نہیں رکھی جاسکتی ہے۔

کسی بھی اسکول کے تعلق سے شکایت کے ازالہ کیلئے مقامی پرائمری ایجوکیشن آفیسر پر لازمی قرار دیا گیا ہیکہ وہ ۳ مہینے کے اندر شکایت کنندہ کی شکایت کا ازالہ کریں۔ ایجوکیشن آفیسر کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہونے پر یا معینہ مدت میں فیصلہ نہ ملنے پر شکایت کنندہ State Commission for Protection of Child Rights کے دفتر میں اپیل داخل کرسکتا ہے۔اس سے پہلے مدارس کی من مانی کے تعلق سے کسی بھی قسم کی نکیل کا کوئی بھی طریقہ کار مروجہ قانون نہ تھا۔

اس قانون کو باقاعدگی اور منظّم طریقہ سے عمل پیرائی کیلئے ایک طریقہ کار کے تعلق سے Maharashtra Right of Children to Free & Compulsory Rules, 2011 یہ رول نافذ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس قانون کے تحت ہر اسکول میں محروم گروپ سے ۲۵ فیصد بچوں کے داخلہ کے ریزرویشن کے تعلق سے ایک رول نافذ کیا گیا ہے۔ "Maharashtra Right of Children to Free & Compulsory Education (Manner of admission of Minimum 25% children in Class I or Pre-school at the entry level for the children belonging to disadvantaged group & weaker section) Rules 2013" جس کی رو سے بچوں کا انٹری لیول اگر پہلی جماعت سے ہے یا جونیئر کے جی سے ہے تو اسی سطح سے بچوں کے ۲۵ فیصد داخلہ کی شرط عائد ہوتی ہے۔ ہر اسکول پر اس رول کے تحت لازم قرار دیا ہیکہ وہ اسکول میں داخلہ کے تعلق سے نوٹس شائع کرے۔اسی طرح سے اس رول کے تحت عریضہ کا نمونہ دیا گیا ہے منسلک والدین اس نمونہ میں فارم بھر کر اسکول سے یہ عریضہ ملنے کی رسید لے۔بچوں کا داخلہ لوٹری سسٹم سے نکالا جائے جہاں پر اسکول مینجمینٹ کمیٹی میں شامل والدین کا ایک نمائندہ ایجوکیشن آفس کا ایک نمائندہ اور اس اسکول کا چیئرمن اور ساتھ ہی مینجمینٹ کمیٹی کا ایک ممبر ہوگا۔اگلے آرٹیکل میں انشاءاللہ Self Finance School Permission کے تعلق سے ایک تفصیلی جائزہ لیا جائیگا۔